



## سوال

(341) کیا رشتہ داروں کے انتظار کی وجہ سے تدفین میں تاخیر جائز ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دور دراز کے مقامات سے بعض رشتہ داروں کے آنے کی وجہ سے میت کے دفن میں تاخیر کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حکم شریعت یہ ہے کہ میت کی تجہیز و تکفین اور تدفین میں جلدی کی جائے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((أَسْرِعُوا بِالنَّجَازَةِ فَإِنَّ تَأْتِيَنَّكُمْ فَتَحْمِلُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَأْتِيَنَّكُمْ مِنْكُمْ فَتَحْمِلُونَهَا عَنْ رِقَابِكُمْ)) (صحیح البخاری، باب السرعة فی الجنائز، ح: ۱۳۱۵، و صحیح مسلم، الجنائز، باب السرعة فی الجنائز، ح: ۹۳۳۔)

”جنازہ میں جلدی کرو۔ میت اگر نیک ہے تو تم اسے خیر کی طرف لے جا رہے ہو اور میت اگر اس کے سوا کچھ اور ہے تو تم شر کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔“

بعض اہل خانہ کی حاضری کی وجہ سے میت کی تدفین میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے، البتہ چند گھنٹے انتظار کیا جا سکتا ہے ورنہ افضل یہی ہے کہ اس کی تدفین جلد عمل میں لائی جائے۔ اہل خانہ اگر تاخیر سے پہنچیں تو ان کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھ لیں جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں جھاڑو دینے والے اس مرد یا عورت کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی تھی، جسے دفن کر دیا گیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں اطلاع نہیں دی گئی تھی تو آپ نے فرمایا:

((ذُنُونِي عَلَى قَبْرِهِ)) (صحیح البخاری، الجنائز، باب الصلاة علی القبر بعد ما يدفن، ح: ۱۳۳۷، و صحیح مسلم، الجنائز، باب الصلاة علی القبر، ح: ۹۵۶ واللفظ له۔)

”مجھے اس کی قبر بتاؤ۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کو بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ اس کی قبر پر جا کر ادا فرمائی۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ



## فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 333

محدث فتویٰ